الجزء (11)

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ ؕ قُلۡ لَّا
تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكُمۡ قَدۡ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ ؕ وَ
سَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ
وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ
لَكُمۡ اِذَا انۡقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ
اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ ۫ وَّمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿٩٥﴾
يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ ۚ فَاِنۡ تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿٩٦﴾ اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّ
نِفَاقًا وَّاَجۡدَرُ اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يَّتَّخِذُ
مَا يُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيۡهِمۡ
دَآئِرَةُ السَّوۡءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ
يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ
عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ ؕ
12 ع 10 1 سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٩٩﴾ ع

(94) جہاد سے پیچھے رہ جانے والے منافق مسلمانوں کی جہاد سے واپسی پر ان کے سامنے کئی لولے لنگڑے عذر پیش کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ اور اہلِ ایمان کو متوجہ کر رہا ہے کہ تمھیں ان کو جواب دینا ہے: جھوٹے عذر پیش نہ کرو۔ جو عذر تم ہمیں بتا رہے ہو، ہمیں تمھاری ان باتوں پر یقین نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمھارے دلوں کی بات بتا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دیکھیں گے کہ آیا تم جلد توبہ کرتے ہو یا اپنے نفاق پر قائم رہتے ہو؟ اگر توبہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھاری توبہ قبول کرے گا، پھر تمھیں اللہ ہی کی طرف لوٹایا جانا ہے جو ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ تمھیں بتائے گا کہ تم کیا کرتے تھے اور تمھیں ان اعمال کا بدلہ بھی دے گا، لہٰذا توبہ اور نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔

(95) اے ایمان والو! عنقریب جب تم واپس جاؤ گے تو پیچھے رہ جانے والے اپنے باطل اور من گھڑت عذروں کو سچ ثابت کرنے کے لیے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم انھیں لعن طعن نہ کرو۔ انھیں ''دفع'' کر دو اور انھیں منہ نہ لگاؤ۔ وہ گندے اور اندر سے پلید ہیں۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جس میں وہ جانے والے ہیں۔ یہ ان کے اس نفاق اور ان گناہوں کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے۔

(96) اے ایمان والو! یہ پیچھے رہ جانے والے تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ اور ان کے عذر قبول کر لو۔ ان سے راضی مت ہونا۔ اگر تم ان سے راضی ہو گئے تو یقیناً تم نے اپنے رب کی مخالفت کی کیونکہ کفر و نفاق اختیار کر کے اطاعتِ الٰہی سے نکل جانے والوں سے اللہ راضی نہیں ہوتا۔ اے مسلمانو! جس سے اللہ راضی نہیں ہے، اس سے راضی ہونے سے باز رہو۔

(97) دیہاتی اگر کافر یا منافق ہوں تو ان کا کفر شہریوں کے کفر سے زیادہ شدید اور ان کا نفاق ان شہریوں کے نفاق سے زیادہ سخت ہوگا۔ دین سے جہالت اور فرائض و سنن سے لاعلمی اور ان بنیادی احکام سے ناآشنا ہونے کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اتارے ہیں، انھیں ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ ان میں سختی زیادہ اور لوگوں سے ان کا میل جول کم ہوتا ہے اور احکامِ شریعت سننے کا موقع کم ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کے احوال کا خوب علم ہے۔ اس پر ان کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ اپنی شریعت اور تدبیر میں خوب حکمت والا ہے۔

(98) کچھ دیہاتی منافقین یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں وہ جو مال خرچ کرتے ہیں، وہ تاوان اور جرمانہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح خرچ کرنے پر کوئی اجر نہیں اور اگر نہ دیا تو اس پر اللہ کی طرف سے کوئی پکڑ نہیں لیکن اس کے باوجود وہ کبھی کبھی ریاکاری اور تقیہ کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔ اے مومنو! وہ اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ تمھیں کوئی مصیبت آئے اور ان کی جان تم سے چھوٹ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے معاملہ الٹا دیا اور جس مصیبت اور گردشِ زمانہ کی وہ مسلمانوں کے بارے میں تمنا کرتے تھے، اللہ نے وہ انھی پر ڈال دی اور مومنوں کو محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی باتوں کو خوب سننے والا اور ان کے دلوں کے بھید خوب جاننے والا ہے۔

(99) اور دیہات میں رہنے والے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے بھی ہیں اور جو مال وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس سے ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کے قرب کا حصول اور رسول اکرم ﷺ کی دعائیں لینا ہوتا ہے کہ آپ ان کے لیے استغفار کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اور رسول اکرم ﷺ کی دعائیں ان کے لیے اللہ کے قرب کا ذریعہ بنیں گی۔ وہ ضرور اس کا ثواب اللہ کے ہاں پائیں گے، اس طرح کہ وہ انھیں اپنی وسیع رحمت میں داخل کرے گا جو اس کی بخشش اور جنت پر مشتمل ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ عملی زندگی کی مشکلات اور دین کی راہ میں آنے والے مصائب منافقوں کا جھوٹ ظاہر کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ❀ دیہاتی اگر کافر اور منافق ہوں تو ماحول کے اثرات کی وجہ سے ان میں شہریوں سے زیادہ سختی پائی جاتی ہے۔ ❀ اللہ کی راہ میں اخلاصِ نیت کے ساتھ خرچ کرنے کی ترغیب اور ایسا کرنے والے کے لیے اجر عظیم کا ذکر ہے۔ ❀ علم کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ علم نہ ہونے سے غلطی کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۭ وَمِنْ
اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ڀ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۣ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ
نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠١﴾
وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ
مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ
اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ
اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ
عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ
لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾

وقف منزل - مع 5

(100) اللہ کی خاطر اپنے گھر اور وطن چھوڑنے والے وہ مہاجرین جنھوں نے پہلے پہل ایمان قبول کرنے میں جلدی کی اور وہ انصار جنھوں نے اس کے نبئ کریم ﷺ کی مدد کی، اور جو لوگ مہاجرین وانصار کی پیروی کر کے ایمان میں آگے بڑھ گئے اور اپنے عقیدے، اقوال اور افعال میں حسن پیدا کر لیا، تو اللہ ان سے راضی ہو گیا اور اس نے ان کی اطاعت قبول کر لی اور وہ بھی اللہ کے عطا کیے ہوئے عظیم ثواب پر اس سے راضی ہو گئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے محلات کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بدلہ ہی سب سے عظیم کامیابی ہے۔

(101) کچھ مدینہ کے آس پاس اور قرب و جوار والے دیہاتیوں میں اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں جو اپنے نفاق پر قائم اور اڑے ہوئے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ انھیں نہیں جانتے۔ اللہ ہی انھیں جانتا ہے۔ اللہ ضرور انھیں دوہری سزا دے گا۔ ایک دفعہ دنیا میں ان کے نفاق کا پردہ چاک کر کے اور قتل و قید کی سزا دے کر اور دوسری دفعہ آخرت میں قبر کا عذاب دے کر، پھر قیامت کے دن وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں بڑے عذاب کی طرف بھیجے جائیں گے۔

(102) اور مدینہ میں کچھ اور لوگ بھی ہیں جو بغیر عذر کے جنگ سے پیچھے رہ گئے اور وہ اس بات کے اقراری ہیں کہ ان کا کوئی عذر نہیں (بس کوتاہی ہوئی ہے)۔ انھوں نے جھوٹے عذر پیش نہیں کیے۔ انھوں نے اپنے سابقہ نیک اعمال جو وہ اللہ کی اطاعت، دینی احکام کی پابندی اور اللہ کی راہ میں جہاد کی صورت میں کرتے رہے، ان کے ساتھ برا عمل (غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہونا) شامل کر لیا۔ وہ اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کی توبہ قبول کر لے اور ان سے درگزر فرما دے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد معاف کرنے والا، ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(103) اے رسول (ﷺ)! آپ ان کے مالوں سے زکاۃ وصول کر کے اس کے ذریعے سے انھیں نافرمانیوں اور گناہوں کے میل کچیل سے پاک صاف کر دیں اور اس طرح ان کی نیکیوں میں بھی اضافہ کیجیے۔ ان سے زکاۃ لے کر ان کے لیے دعا کریں۔ بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے باعثِ رحمت و اطمینان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا خوب سننے والا اور ان کے اعمال اور نیتیں خوب جاننے والا ہے۔

(104) تاکہ یہ جہاد سے پیچھے رہنے والے اور اللہ کے حضور توبہ کرنے والے جان لیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف رجوع کرنے والے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات قبول کرتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بے نیاز ہے اور وہ صدقہ کرنے والے کو اس کے صدقے پر ثواب عطا کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(105) اے رسول (ﷺ)! ان جہاد سے پیچھے رہنے والوں اور گناہ سے توبہ کرنے والوں سے کہیں: جو عمل تم سے رہ گیا، اس کے نقصان کا ازالہ کرو۔ اپنے اعمال میں اللہ کے لیے اخلاص پیدا کرو اور ایسے اعمال کرو جو اللہ کو پسند ہوں۔ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہلِ ایمان ضرور تمھارے اعمال کو دیکھیں گے اور قیامت کے دن ضرور تمھیں تمھارے رب کی طرف لوٹایا جائے گا جو ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ اس کو بھی جانتا ہے جو تم خفیہ طریقے سے کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو۔ عنقریب وہ تمھیں بتائے گا کہ تم دنیا میں کیا عمل کرتے تھے اور ان کی جزا بھی دے گا۔

(106) غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے والا ایک دوسرا گروہ بھی تھا جن کا کوئی عذر نہ تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے لیے مؤخر کر دیا گیا ہے۔ وہ ان کے بارے میں جو چاہے فیصلہ کرے۔ اگر وہ چاہے تو ان کے توبہ نہ کرنے پر انھیں عذاب دے اور چاہے تو ان کے توبہ کرنے پر انھیں معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کی سزا کا مستحق کون ہے اور معافی کا حق دار کون؟ وہ اپنی شریعت اور تدبیر میں خوب حکمت والا ہے۔ اس سے مراد تین لوگ ہیں: مرارہ بن ربیع، کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم۔

فوائد: ❀ ان آیات سے درج ذیل امور کی فضیلت ثابت ہوتی ہے: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں جلدی کرنا، اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا، دین کی نصرت کرنا اور سلف صالحین کے نقشِ قدم پر چلنا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا علم غیب کو اپنے لیے خاص کرنا، لہٰذا اللہ کے سوا دلوں کے بھید کوئی نہیں جانتا۔ ❀ گناہ گار اہلِ ایمان اگر توبہ کر لیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں تو ان کے بارے میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کر کے انھیں بخش دے گا۔ ❀ زکاۃ کی فرضیت اور اس کی فضیلت کا بیان، مال کو بڑھانے اور دل کو بخل اور دیگر آفات سے پاک صاف کرنے میں زکاۃ کے اثرات کا بیان۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ
وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى
مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ
يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ
عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ
عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا
يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا
رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ 13 ع 11 2
اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ
يُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا
بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾

(107) منافقوں میں سے وہ بھی ہیں جنھوں نے اللہ کی اطاعت کے علاوہ دیگر مقاصد کے لیے مسجد بنائی بلکہ ان کا مقصد مسلمانوں کو نقصان پہنچانا، منافقوں کو تقویت دے کر کفر کو غالب کرنا، اہلِ ایمان کے درمیان پھوٹ ڈالنا اور جو لوگ اس مسجد کی تعمیر سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کر چکے ہیں، ان کے لیے ایک ''مورچہ'' بنانا تھا۔ اب یہ منافق قسمیں کھا کر آپ کو یقین دہانی کرائیں گے کہ ہمارا مقصد صرف مسلمانوں کے لیے آسانی کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ بلا شبہ یہ کافر اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں۔

(108) اے نبی (ﷺ)! ایسی مسجد جس کا اوپر ذکر ہوا، اس میں آپ منافقین کی طرف سے نماز ادا کرنے کی دعوت ہرگز قبول نہ کریں۔ بلا شبہ مسجد قبا جس کی بنیاد روزِ اول سے تقویٰ پر رکھی گئی، اس میں نماز پڑھنا اس مسجد کی نسبت زیادہ بہتر ہے جس کی بنیاد کفر پر رکھی گئی ہے۔ مسجد قبا میں ایسے لوگ ہیں جو ناپاکی اور دیگر نجاستوں سے پانی کے ذریعے سے طہارت حاصل کرنے کو پسند کرتے ہیں اور گناہوں سے توبہ واستغفار کے ذریعے سے پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ناپاکی، نجاستوں اور گناہوں سے پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(109) کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ پر رکھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتا ہے، اس نے نیک اعمال میں وسعت اختیار کر کے اللہ کی خوشنودی پر بنیاد رکھی، اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے، کافروں کو تقویت دینے اور اہلِ ایمان کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لیے مسجد بنائی؟! یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ پہلے کی عمارت نہایت مضبوط اور مستحکم ہے جس کے گرنے کا کوئی ڈر نہیں اور اس دوسرے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گڑھے کے کنارے عمارت بنائی، پھر وہ بہت جلد ڈھے گئی اور اسے لے کر آتش دوزخ کی گہرائی میں گر گئی۔ کفر و نفاق وغیرہ اختیار کرنے والے ظالم لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا۔

(110) یہ مسجد جو انھوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے بنائی ہے، ہمیشہ ان کے دلوں میں مزید شک اور نفاق کا ذریعہ بنی رہے گی حتی کہ موت یا تلوار کے ذریعے قتل سے ان کے دل پاش پاش ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال خوب جاننے والا ہے اور خیر و شر پر جزا و سزا دینے کا فیصلہ اپنی کمال حکمت سے کرتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے جہاد سے پیچھے رہ جانے والے منافقوں کی رسوائیوں اور ذلتوں کا ذکر کیا تو اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے اجر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

(111) بلا شبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہلِ ایمان پر فضل و احسان کرتے ہوئے ان سے ان کی جانیں نہایت مہنگے داموں، یعنی جنت کے بدلے خرید لی ہیں، حالانکہ وہ خود ہی ان کا مالک ہے۔ اس طرح کہ وہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے کافروں سے لڑتے اور انھیں قتل کرتے ہیں اور وہ کافر انھیں شہید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے مذکورہ سچا وعدہ کیا ہے جس کا ذکر موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات، عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب انجیل اور محمد رسول اللہ ﷺ کی کتاب قرآن مجید میں بھی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے بڑھ کر کوئی اپنا وعدہ پورا کرنے والا نہیں، لہٰذا اے ایمان والو! یہ سودا جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے، اس پر خوش ہو جاؤ۔ یقیناً تم نے بہت نفع بخش سودا کیا ہے۔ اور یہ تجارت ہی عظیم کامیابی ہے۔

فوائد: ❀ روحانی اور بدنی نجاستوں سے پاک صاف رہنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی محبت پکی ہے۔ ❀ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے عمل کرتا ہے، اس کا یہ عمل ہمیشہ باقی رہتا ہے اور اس کا کرنے والا نیک بخت ٹھہرتا ہے۔ ایسے شخص کا اس آدمی سے کوئی موازنہ نہیں جس کے عمل کا مقصد کفر کی مدد و نصرت کرنا اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا ہو۔ ایسا عمل برباد ہو جاتا ہے اور اس کا کرنے والا بھی بدبخت ٹھہرتا ہے۔ ❀ جہاد کا حکم اور اس کی ترغیب اسلام سے پہلے ادیان میں بھی تھی۔ ❀ ہر وہ کام جس سے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ پڑے، وہ گناہ ہے جس کا چھوڑنا اور اسے ختم کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح ہر وہ کام جس سے مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا ہو، اسے کرنا، اس کا حکم دینا اور اس کی رغبت دلانا ضروری ہے۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ
لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ
لَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ
اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ
لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا
يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى
النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ
مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

(112) یہ انعام پانے والے لوگ ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی اور ناراضی والے کام چھوڑ کر اس کی رضا اور خوشنودی کے کام کرنے والے ہیں۔ وہ جنھوں نے اللہ سے ڈرتے اور تواضع اختیار کرتے ہوئے عاجزی اپنائی اور اس کی اطاعت میں سنجیدہ ہیں۔ وہ بہرحال اللہ کی تعریف کرنے والے ہیں، روزے رکھنے والے ہیں، نماز پڑھنے والے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) نے حکم دیا ہے، وہی حکم دینے والے ہیں اور جس بات سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے روکا ہے، اس سے منع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر ان کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان صفات کے حامل اہلِ ایمان کو دنیا و آخرت میں خوش کن سلوک کی خبر دے دیں۔

(113) یہ نبی کے شایانِ شان ہے نہ اہلِ ایمان کو زیب دیتا ہے کہ مشرکوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں، خواہ وہ ان کے قریبی ہوں جبکہ شرک پر ان کی موت کے بعد ان کا دوزخی ہونا واضح ہو چکا ہے۔

(114) اور ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد کے لیے جو دعائے مغفرت کی تھی، وہ صرف ایک وعدے کی وفا کے لیے تھی جو انھوں نے اپنے باپ سے کیا تھا کہ وہ ضرور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں گے، اس امید پر کہ وہ مسلمان ہو جائے، پھر جب ابراہیم (علیہ السلام) پر واضح ہو گیا کہ ان کا باپ اللہ کا دشمن ہے کہ کوئی نصیحت اسے فائدہ نہیں دیتی یا انھیں وحی کے ذریعے سے علم ہو گیا کہ وہ کافر ہی مرے گا تو انھوں نے اس سے اعلانِ براءت کر دیا۔ ان کا والد کے لیے استغفار کرنا ان کے اپنے اجتہاد کی بنا پر تھا۔ اللہ تعالیٰ کے ان کی طرف وحی کیے گئے کسی حکم کی مخالفت نہیں تھی۔ بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حضور بہت گڑگڑانے والے اور اپنی ظالم قوم سے بہت زیادہ عفو و درگزر کرنے والے تھے۔

(115) اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو ہدایت کی توفیق دیتا ہے تو اس پر اس وقت تک گمراہی کا فیصلہ نہیں کرتا جب تک ان کے لیے وہ حرام کی گئی چیزیں واضح نہ کر دے جن سے بچنا ضروری ہے، پھر اگر وضاحت کے بعد وہ ان حرام امور کا ارتکاب کریں تو ان پر گمراہی کا حکم لگاتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ یقیناً اس نے تمھیں وہ کچھ سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

(116) بلاشبہ اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، ان دونوں میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ ان میں کوئی چھپی چیز اللہ سے اوجھل نہیں۔ وہ جسے زندگی بخشنا چاہتا ہے، اسے زندہ کرتا ہے اور جسے مارنا چاہتا ہے، اسے موت دے دیتا ہے۔ اے لوگو! تمھارے لیے اللہ کے سوا کوئی کارساز نہیں جو تمھارے امور کا نگران ہو اور نہ تمھارا اس کے سوا کوئی مددگار ہے جو تم سے برائی دور کر سکے اور تمھارے دشمن کے خلاف تمھاری مدد کرے۔

(117) یقیناً اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کے حال پر توجہ فرمائی جب آپ نے منافقوں کو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کی اجازت دی اور اللہ تعالیٰ نے مہاجرین و انصار کے حال پر بھی رحم کیا جو آپ سے پیچھے نہیں رہے بلکہ سخت گرمی، زادِ راہ کی قلت اور دشمن کی طاقت اور تعداد کی کثرت کے باوجود غزوۂ تبوک میں نبیٔ اکرم ﷺ کے ساتھ گئے۔ یہ سب کچھ اس کے بعد ہوا جب ایک گروہ جنگ کی شدید صورتِ حال کے پیشِ نظر ہچکچاہٹ کا شکار تھا اور پیچھے رہنے کا ارادہ کر چکا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں ثابت قدمی عطا کی اور جنگ کے لیے نکلنے کی توفیق بخشی اور ان پر خصوصی توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے ساتھ نہایت شفیق و رحیم ہے اور یہ بھی اس کی رحمت ہے کہ اس نے انھیں توبہ کی توفیق دی اور پھر اسے قبول کیا۔

فوائد: ❀ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے عمل سے مشرکوں کے لیے استغفار کرنے کے جائز ہونے کا استدلال غلط ہے۔ ❀ بلاشبہ گناہ اور نافرمانیاں ہی مصائب و مشکلات، ذلت و رسوائی اور توفیق سے محرومی کا باعث بنتی ہیں۔ ❀ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی مالک الملک ہے، وہی ہمارا کارساز ہے۔ اس کے سوا کوئی ہمارا مددگار اور دوست نہیں۔ ❀ دیگر لوگوں کے مقابلے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ
لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ
14 ع 8 3 اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١١٨﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ
حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ
لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ
ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ
مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ
لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾
وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ
وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ
15 ع 4 4 لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ ع

(118) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم تینوں کی توبہ بھی قبول فرمائی جو غزوۂ تبوک میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ شامل نہیں ہوئے تھے اور ان کی توبہ کے قبول ہونے کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ نبیٔ اکرم ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان سے قطع تعلقی کر لو۔ اس بات سے انھیں شدید صدمہ اور غم پہنچا حتی کہ زمین اپنی وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی۔ صورت حال کی وحشت اور تنہائی سے وہ شکستہ دل ہوگئے اور یہ سمجھ گئے کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا اب ان کی کوئی جائے پناہ نہیں جہاں وہ پناہ حاصل کریں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں توبہ کی توفیق دے کر ان پر رحم کیا، پھر ان کی توبہ قبول کی۔ بلاشبہ وہی اپنے بندوں کی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(119) اے اللہ پر ایمان لانے، اس کے رسول (ﷺ) کی پیروی کرنے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکموں کو مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو اور ایمان، اقوال اور افعال میں سچوں کے ساتھ رہو۔ سچائی ہی میں تمھاری نجات ہے۔

(120) اہل مدینہ اور آس پاس کے دیہاتیوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ سے اس وقت پیچھے رہیں جب آپ بذاتِ خود جہاد کے لیے نکلیں۔ نہ ان کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی جانیں اللہ کے رسول ﷺ کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں اور انھیں اپنی ذات کی حفاظت کی اللہ کے رسول ﷺ کی ذات کی حفاظت سے زیادہ فکر ہو، بلکہ ان پر فرض ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دیں۔ یہ اس لیے کہ انھیں اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی، جو تھکاوٹ ہوئی، جو بھوک لگی اور جو ایسی جگہ ٹھہرے جہاں ان کی موجودگی کافروں کے کُڑھنے کا باعث بنی اور جو انھوں نے دشمن کی خبر لی کہ انھیں قتل کیا، یا قیدی بنایا یا غنیمت حاصل کی یا انھیں شکست سے دوچار کیا، ان سب کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے نیک عمل کا ثواب لکھ دیا جو اس کی بارگاہ میں مقبول ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرے گا بلکہ انھیں پورا پورا بدلہ دے گا اور مزید بھی نوازے گا۔

(121) وہ تھوڑا یا زیادہ جو مال بھی خرچ کرتے ہیں اور جتنے میدان وہ طے کرتے ہیں، ان کے اس خرچ اور سفر کے سارے عمل کو ان کے لیے لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ انھیں اس کا بدلہ دے، چنانچہ وہ آخرت میں انھیں ان کے اچھے اعمال کا ضرور اجر عطا کرے گا۔

(122) مومنوں کے لیے مناسب نہیں کہ وہ سب اکٹھے ہو کر جہاد کے لیے نکلیں تاکہ دشمن کے غالب آنے کی صورت میں کہیں وہ سارے ہی ختم نہ ہو جائیں۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ ایک گروہ ان میں سے جہاد کے لیے نکلے اور ایک گروہ رسول اکرم ﷺ کی رفاقت میں رہے اور آپ سے قرآن اور شرعی احکام سن کر دین میں سمجھ داری حاصل کرے اور جو کچھ اس نے سیکھا ہو، واپس جا کر اس کے ساتھ اپنی قوم کو ڈرائے۔ ہوسکتا ہے وہ اللہ کی سزا اور عذاب سے خبردار ہو جائیں اور اس کے حکموں کی تعمیل کریں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جائیں۔ یہ بات ان چھوٹے چھوٹے دستوں اور چھوٹی چھوٹی جنگوں کے متعلق ہے جن میں رسول اکرم ﷺ کچھ صحابۂ کرام کو اردگرد کے علاقوں میں بھیجتے تھے۔

فوائد: ❀ تقویٰ و پرہیزگاری اور سچائی اختیار کرنا فرض ہے اور یہ دونوں تباہی سے نجات کے اسباب ہیں۔
❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی عظیم فضیلت بیان کی گئی ہے۔
❀ دین میں سوجھ بوجھ حاصل کرنا جہاد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔ دین کے قیام میں یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قَٰتِلُوا۟ ٱلَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ
ٱلْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا۟ فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ
ٱلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ربع
أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِۦٓ إِيمَٰنًا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟
فَزَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا
ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ
رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ كَٰفِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ
أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِى كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا
يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ
نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَىٰكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ
ٱنصَرَفُوا۟ ۚ صَرَفَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ
عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ
رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾ ع 16 5

(123) اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا ہے کہ اپنے قرب وجوار کے کافروں کے خلاف جہاد کریں، کیونکہ ان کے قرب کی وجہ سے اہلِ ایمان کو ان سے خطرہ ہے۔ اسی طرح اس نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ انھیں ڈرانے اور ان کی شرارتوں کی روک تھام کے لیے اپنی قوت وطاقت کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مدد ونصرت اور تائید کے اعتبار سے پرہیزگار اہلِ ایمان کے ساتھ ہے۔

(124) جب اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ پر کوئی سورت نازل کرتا ہے تو منافقوں میں سے کچھ لوگ ٹھٹھا مذاق کرتے ہوئے پوچھتے ہیں: اس نازل ہونے والی سورت نے تم میں سے کس کو محمد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین پر ایمان میں بڑھایا ہے؟! چنانچہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی تصدیق کی تو اس سورت کے نزول نے ان کے سابقہ ایمان میں مزید اضافہ کر دیا اور وہ وحی کے نزول پر بہت خوش ہیں کیونکہ اس میں ان کے دنیا وآخرت کے فائدے ہیں۔

(125) جہاں تک منافقوں کا تعلق ہے تو نزولِ قرآن اور اس میں وارد احکام و واقعات کو جھٹلانے کے عمل نے ان کے مرض اور خباثت میں مزید اضافہ کیا، چنانچہ ان کے دلوں کا مرض قرآن نازل ہونے سے مزید بڑھ گیا کیونکہ جب بھی کوئی چیز نازل ہوئی، انھوں نے اس میں نازل ہونے والے احکام میں شک کیا اور اسی طرح وہ کفر پر مر گئے۔

(126) کیا منافق اسے عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ انھیں سال میں ایک یا دو دفعہ آزمائش میں ڈالتا ہے، ان کی منافقت کا پردہ چاک کر کے انھیں رسوا کرتا ہے؟! پھر یہ سب کچھ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے سزا ہے، وہ اللہ کے حضور اپنے کفر سے توبہ کرتے ہیں نہ اپنے نفاق سے باہر آتے ہیں اور نہ اپنے اوپر آنے والی مصیبت وآزمائش سے نصیحت پکڑتے ہیں اور نہ یہ یاد رکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے!

(127) جب اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ پر کوئی سورت نازل کرے جس میں منافقوں کے حالات پر تبصرہ ہو تو وہ یہ کہتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں: کیا تمھیں کوئی دیکھ رہا ہے؟ اگر انھیں کوئی دیکھ نہ رہا ہو تو اس مجلس سے کھسک جاتے ہیں۔ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ہدایت اور خیر سے دور کر دیے ہیں اور انھیں رسوا کیا ہے کہ وہ نہ سمجھنے والی قوم ہے۔

(128) اے عرب کے لوگو! تمھارے پاس تمھاری ہی نسل سے ایک عظیم رسول آ گیا ہے۔ وہ تمھاری طرح عربی ہے۔ جو چیز تمھیں مشقت میں ڈالے، وہ اس پر گراں گزرتی ہے۔ وہ تمھاری ہدایت کا شدید خواہش مند ہے اور اسے تمھارا بہت خیال ہے اور وہ اہلِ ایمان کے ساتھ خصوصی رحمت وشفقت کرنے والا ہے۔

(129) اگر وہ آپ سے منہ موڑیں اور آپ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان نہ لائیں تو اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے وہ اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اسی اکیلے پر میں نے بھروسا کیا ہے اور وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔

فوائد: ❀ جب اسلام کا دائرہ کار وسیع ہو اور دشمن سے جہاد کرنے کی ضرورت ہو تو اس کا آغاز قریبی کافروں سے کرنا واجب ہے۔

❀ نزولِ قرآن کے وقت منافقوں کی حالت زار کا بیان ہے کہ وہ کس طرح بے چینی اور اضطراب کی کیفیت میں ہوتے تھے۔

❀ اہلِ ایمان پر نبیٔ اکرم ﷺ کی رحمت وشفقت اور آپ کے ان کی بھلائی کے لیے حریص ہونے کا بیان ہے۔

❀ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے اور مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے اور اس کا خیال رکھے، نیز اسے بڑھانے اور اس کی تجدید کرنے کی بھرپور کوشش کرتا رہے تاکہ اس میں ہمیشہ ترقی واضافہ ہوتا رہے۔

سورۂ یونس مکی ہے

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعُ اٰيَاتٍ وَاِحْدٰى عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝١ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ
اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ
قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ
بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ اِلَيْهِ
مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝٤
هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ
لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ
يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٥ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦

الْمَنْزِلُ (3) — وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سورت کے بعض مقاصد: نبوت کو دلائل کے ذریعے سے ثابت کرنا اور جھٹلانے والوں کو عذاب سے ڈرانے کے ساتھ ساتھ ایمان لانے کی دعوت دینا۔

تفسیر: (1) ﴿الٓرٰ﴾ یہ حروف مقطعات ہیں اور ان کے بارے میں تفصیل سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ یہ آیات جن کی تلاوت اس سورت میں کی جائے گی، یہ اس محکم اور پختہ قرآن کی آیات ہیں جو حکمت اور احکام پر مشتمل ہے۔

(2) کیا لوگوں کے لیے یہ بات باعثِ تعجب ہے کہ ہم نے ان کے ہم جنس ایک مرد پر وحی نازل کی ہے جسے ہم نے حکم دیا ہے کہ وہ انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرائے؟! اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ پر ایمان لانے والوں کو اس بات کی خبر دے دیں جس سے وہ خوش ہو جائیں کہ انھوں نے جو نیک اعمال آگے بھیجے ہیں، ان کے بدلے میں انھیں ان کے رب تعالیٰ کے ہاں بلند مقام ملنے والا ہے۔ کافروں نے کہا: یہ آدمی جو یہ آیات لایا ہے، یہ بالکل کھلا جادوگر ہے۔

(3) اے تعجب کرنے والو! بلاشبہ تمھارا رب وہ اللہ ہے جس نے اتنے عظیم آسمان اور وسیع وعریض زمین چھ دنوں میں بنائی، پھر وہ عرش پر مستوی ہوا، پھر تم اس پر کیسے تعجب کرتے ہو کہ اس نے تمھارے ہی جیسے ایک مرد کو نبی بنا کر مبعوث کیا؟! وہ اکیلا ہی اپنی وسیع وعریض مملکت میں فیصلے کرتا اور اختیار رکھتا ہے۔ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اس کے حضور اس کی اجازت اور رضا مندی کے بغیر کسی بھی چیز میں سفارش کرے۔ ان مذکورہ صفات کا مالک اللہ ہے جو تمھارا رب ہے، لہٰذا مخلص ہو کر اس اکیلے کی عبادت کرو۔ کیا تم اس کی وحدانیت کا پتہ دینے والے ان تمام دلائل اور ثبوتوں سے نصیحت نہیں پکڑتے؟ جسے نصیحت قبول کرنے کی معمولی خواہش بھی ہو، وہ ضرور اسے جان لے گا اور اس پر ایمان لے آئے گا۔

(4) تمھیں قیامت کے دن اس اکیلے اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے تاکہ وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے اس کا سچا وعدہ کر رکھا ہے جس کے وہ کبھی خلاف نہیں کرے گا۔ بے شک وہ ایسا کرنے، یعنی لوٹانے پر قادر ہے۔ وہ مخلوق کو بغیر کسی سابقہ مثال کے وجود بخشتا ہے اور پھر اس کی موت کے بعد دوبارہ اسے اٹھائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ عدل سے ان لوگوں کو جزا دے جو اللہ پر ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے، چنانچہ ان کی نیکیوں میں کمی کرے گا نہ ان کی برائیوں میں اضافہ کرے گا اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا، ان کے لیے انتہائی گرم پانی کا مشروب ہوگا جو ان کی انتڑیوں کو کاٹ دے گا۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے تھے۔

(5) اللہ ہی ہے جس نے آفتاب کو شعاعیں بکھیرنے والا چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو نور بنایا جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور اس کے چلنے کی اٹھائیس منزلیں مقرر کیں۔ منزل سے مراد وہ مسافت ہے جو چاند ہر دن رات میں طے کرتا ہے، تاکہ اے لوگو! تم سورج کے ذریعے سے دنوں کی تعداد جان لو اور چاند کے ذریعے سے مہینوں اور سالوں کی گنتی معلوم کر سکو۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان جو کچھ پیدا کیا ہے، وہ بامقصد ہی بنایا ہے تاکہ وہ لوگوں کے سامنے اپنی عظمت وقدرت کا اظہار کرے۔ اللہ تعالیٰ یہ واضح دلائل اور نمایاں ثبوت جو اس کی وحدانیت کا پتا دیتے ہیں، اس قوم کے لیے بیان کرتا ہے جو ان سے استدلال کرنا جانتی ہے۔

(6) بلاشبہ بندوں پر رات اور دن کے ایک دوسرے کے بعد آنے، ان میں تاریکی اور روشنی کے پائے جانے اور ایک کے چھوٹے اور دوسرے کے طویل ہونے میں اور آسمانوں اور زمین میں پائی جانے والی مخلوقات میں یقیناً ایسی نشانیاں ہیں جو اللہ کی قدرت کی دلیل ہیں، ایسی قوم کے لیے جو اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اللہ سے ڈرنے والی ہو۔

فوائد: ❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اثبات اور اس بات کا بیان کہ آپ کی بعثت سمجھ میں آنے والی چیز ہے، اس میں کوئی انہونی اور عجیب بات نہیں۔ ❀ آسمانوں، زمین اور ان دونوں میں موجود ہر چیز کی تخلیق، معاملات کی تدبیر، زمانوں کی تعیین وتقدیر اور رات دن کا اختلاف، سب وہ عظیم نشانیاں ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے الٰہ ہونے پر دلالت کر رہی ہیں۔ ❀ قیامت کے دن شفاعت صرف اس کے لیے ہوگی جس کے لیے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا اور اس کے قول وفعل سے خوش ہوگا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا سورج کی حرکت اور چاند کی منزلیں مقرر کرنا، تاریخ، دنوں اور سالوں کے تعین میں معاون ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَاطْمَاَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُونَ ﴿٧﴾ اُولٰٓئِكَ
مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨﴾ اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ
الْاَنْهٰرُ فِي جَنّٰتِ النَّعِيمِ ﴿٩﴾ دَعْوٰىهُمْ فِيهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ
تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِينَ ﴿١٠﴾ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ
لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا فِي
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١﴾ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا
لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ
كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَمَّا ظَلَمُوا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوا
لِيُؤْمِنُوا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ
خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

ع 1 10 6

(7) بلا شبہ کافر جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہ اس بنا پر وہ اس سے ڈریں یا اس سے ملنے کی خواہش رکھیں، آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کے بجائے دنیا کی عارضی اور فانی زندگی پر ریجھ بیٹھے ہیں، ان کے دل اس پر مطمئن ہیں اور وہ اسی پر خوش ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے دلائل سے منہ موڑے ہوئے غافل ہیں۔

(8) ان مذکورہ صفات کے حامل لوگوں کا ٹھکانا، جہاں وہ ٹھہریں گے، آگ ہے اور اس کا سبب ان کا کفر کرنا اور آخرت کے دن کو جھٹلانا ہے۔

(9) بلا شبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کیے، اللہ تعالیٰ انھیں ان کے ایمان کے سبب ایسے نیک اعمال کی توفیق دے گا جو اس کی رضا کا باعث ہوں گے، پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انھیں دائمی نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرے گا اور ان جنتی لوگوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔

(10) جنت میں ان کی دعا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس ہوگی اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا اور فرشتوں کا اور ان کا ایک دوسرے کے لیے تحفہ سلام ہوگا اور ان کی دعا کا اختتام تمام مخلوقات کے رب اللہ کی ثناء و تعریف پر ہوگا۔

(11) اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی وہ دعائیں جو وہ غصے کے وقت اپنے، اپنی اولادوں اور اپنے مالوں کے خلاف کرتے ہیں، اسی طرح جلدی قبول کرلے جس طرح وہ ان کی خیر اور بھلائی کی دعائیں قبول کرتا ہے تو وہ ہلاک ہو جائیں، لیکن اللہ تعالیٰ انھیں مہلت دیتا ہے تو ان لوگوں کو جو اس کی ملاقات کا انتظار نہیں کرتے، حساب کے دن کے بارے میں حیران و پریشان اور شک و شبہ میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے کیونکہ وہ سزا سے ڈرتے ہیں نہ ثواب کی امید رکھتے ہیں۔

(12) جب اپنی جان پر زیادتی کرنے والے انسان کو کوئی بیماری یا بدحالی آلیتی ہے تو وہ کھڑے، بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹے ہوئے بھی نہایت عجز و انکسار سے گڑگڑاتے ہوئے ہم سے دعا کرتا ہے، اس امید پر کہ اس کی مصیبت ٹل جائے، پھر جب ہم اس کی دعا قبول کر لیتے اور اس کی مصیبت دور کر دیتے ہیں تو وہ اپنی پہلی حالت میں لوٹ جاتا ہے، گویا اس نے اپنی تکلیف دور کرنے کے لیے ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ جس طرح اپنے رب سے منہ موڑنے والے کے لیے گمراہی کی راہ پر چلنا خوشنما بنا دیا گیا ہے، بالکل اسی طرح کفر کر کے اللہ کی حدود پامال کرنے والوں کے لیے کفر و نافرمانی کے جو کام وہ کرتے ہیں، وہ ان کے لیے خوشنما بنا دیے گئے ہیں، لہٰذا وہ انھیں چھوڑتے نہیں ہیں۔

(13) اے مشرکو! یقیناً ہم نے تم سے پہلی امتوں کو اس لیے ہلاک کیا کہ انھوں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا اور گناہوں کا ارتکاب کیا۔ جو رسول ہم نے ان کی طرف بھیجے، وہ ان کے پاس واضح دلائل اور نشانیاں لے کر آئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لائے ہوئے پیغام کی صداقت پر دلیل ہیں، لیکن انھیں ایمان لانے کی توفیق نہ ہوئی کیونکہ ان میں ایمان لانے کی اہلیت ہی نہیں تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں رسوا کر دیا اور ایمان لانے کی توفیق نہ دی۔ جس طرح ہم نے ان ظالم قوموں کو سزا دی اسی طرح ہم ہر دور اور ہر علاقے کے ان جیسے ظالموں کو یہی سزا دیں گے۔

(14) پھر اے لوگو! ہم نے ان جھٹلانے والی امتوں کو ہلاک کر کے تمھیں ان کا جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اچھے عمل کر کے ان پر ثواب لیتے ہو یا برے عمل کر کے سزا کے حق دار ٹھہرتے ہو؟

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر لطف و کرم ہے کہ بندوں کی وہ بددعائیں جلدی قبول نہیں کرتا جو وہ اپنے یا اپنی اولاد کے خلاف کرتے ہیں۔

❀ انسان کی اس حالت کا بیان کہ وہ تنگی میں اللہ تعالیٰ سے التجائیں کرتا ہے اور خوشحالی کے وقت منہ موڑ لیتا ہے۔ اس اندازِ زندگی سے ہمیں ڈرایا گیا ہے۔

❀ سابقہ امتوں کی ہلاکت و تباہی کا سبب نافرمانیاں اور ظلم کرنا تھا۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ
اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ
اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ
لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ
فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ
وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ
اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ
اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ
رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُوْنَ
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا
الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع 2 10 7

(15) جب ان کے سامنے اللہ کی توحید کا پتا دینے والی واضح قرآنی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو بعثت کے منکر جو ثواب کی امید رکھتے ہیں نہ عذاب کا خوف، وہ کہتے ہیں: اے محمد (ﷺ)! بتوں کی عبادت کی برائی پر مشتمل اس قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لائیں، یا اس قرآن کے بعض حصے کو یا پورے کو بدل کر ہماری خواہشات کے موافق لے آئیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: نہ یہ درست ہے کہ میں اس قرآن کو بدل دوں اور نہ میں اس کے علاوہ اس سے بہتر قرآن لانے کی طاقت ہی رکھتا ہوں۔ اللہ اکیلا ہی ہے جو اس کو جیسے چاہے بدل دے۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ میری طرف وحی کرتا ہے۔ میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے تمھاری بات مان کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو مجھے بڑے دن، یعنی قیامت کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(16) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اگر اللہ چاہتا کہ میں تم پر قرآن نہ پڑھوں تو میں تم پر اس کی قراءت نہ کرتا اور نہ تمھیں اس کی تبلیغ کرتا۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمھیں میری زبانی قرآن کا علم نہ دیتا۔ یقیناً میں تمھارے درمیان ایک لمبا عرصہ، یعنی چالیس سال رہا ہوں۔ میں پڑھتا تھا نہ لکھتا تھا اور نہ میں نے اس معاملے کی کوئی طلب یا کوشش کی۔ کیا پھر بھی تم اپنی عقلوں سے کام لے کر سمجھتے نہیں کہ جو کچھ میں لایا ہوں، وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس میں میرا ذاتی عمل دخل نہیں ہے؟!

(17) اس آدمی سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا، لہٰذا میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرتے ہوئے قرآن بدل دوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑ کر اس کی حدود سے تجاوز کرنے والے اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

(18) اور مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا خیالی معبودوں کی عبادت کرتے ہیں جو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان، جبکہ معبود برحق وہ ہے جو جب چاہے نفع و نقصان دے۔ وہ اپنے معبودوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ سفارشی ہیں جو اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے تو وہ ہمیں ہمارے گناہوں پر عذاب نہیں دے گا۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: کیا تم خوب علم رکھنے والے اللہ کو خبر دیتے ہو کہ اس کا کوئی شریک ہے، حالانکہ وہ آسمانوں اور زمین میں اپنے کسی شریک کو نہیں جانتا۔ وہ اس باطل اور جھوٹ سے پاک صاف ہے جو مشرک اس کے بارے میں کہتے ہیں۔

(19) ابتدا میں تمام لوگ مومن موحد ایک ہی امت تھے، پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا تو کچھ مومن ہی رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں یہ بات پہلے سے طے نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ ان کے باہمی اختلافات کا فیصلہ دنیا میں نہیں کرے گا بلکہ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا تو ان کے اختلافات کا فیصلہ دنیا ہی میں ان کے درمیان کر دیتا اور ہدایت یافتہ اور گمراہ واضح ہو جاتے۔

(20) یہ مشرک کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی ایسا معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا جو اس کی صداقت کی دلیل ہو؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: معجزات کا نازل کرنا غیبی امر ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ خاص تعلق رکھتا ہے، لہٰذا تم جن مادی معجزات کے طلب گار ہو، ان کا انتظار کرو اور میں بھی تمھارے ساتھ ان کا منتظر ہوں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنا، جھوٹ بولنا اور اس کے کلام میں تحریف کرنا بہت بڑا گناہ ہے جس طرح یہود نے تورات کے ساتھ کیا ہے۔

❀ نفع اور نقصان اکیلے اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے سوا کوئی یہ اختیار نہیں رکھتا۔

❀ ان آیات میں مشرکوں کے اس عقیدے کا رد ہے کہ ان کے معبود اللہ کے ہاں ان کے سفارشی ہوں گے۔

❀ خواہشاتِ نفس کی پیروی اور دین میں بے جا اختلاف فرقہ بندی کا سبب ہیں۔

وَإِذَآ أَذَقۡنَا ٱلنَّاسَ رَحۡمَةً مِّنۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُمۡ إِذَا لَهُم مَّكۡرٞ
فِيٓ ءَايَاتِنَاۚ قُلِ ٱللَّهُ أَسۡرَعُ مَكۡرًاۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكۡتُبُونَ مَا تَمۡكُرُونَ ٢١
هُوَ ٱلَّذِي يُسَيِّرُكُمۡ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِۖ حَتَّىٰٓ إِذَا كُنتُمۡ فِي ٱلۡفُلۡكِ وَ
جَرَيۡنَ بِهِم بِرِيحٖ طَيِّبَةٖ وَفَرِحُواْ بِهَا جَآءَتۡهَا رِيحٌ عَاصِفٞ
وَجَآءَهُمُ ٱلۡمَوۡجُ مِن كُلِّ مَكَانٖ وَظَنُّوٓاْ أَنَّهُمۡ أُحِيطَ بِهِمۡ دَعَوُاْ
ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ لَئِنۡ أَنجَيۡتَنَا مِنۡ هَٰذِهِۦ لَنَكُونَنَّ
مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ٢٢ فَلَمَّآ أَنجَىٰهُمۡ إِذَا هُمۡ يَبۡغُونَ فِي ٱلۡأَرۡضِ بِغَيۡرِ
ٱلۡحَقِّۗ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّمَا بَغۡيُكُمۡ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمۖ مَّتَٰعَ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَاۖ
ثُمَّ إِلَيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ ٢٣ إِنَّمَا مَثَلُ
ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا كَمَآءٍ أَنزَلۡنَٰهُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ فَٱخۡتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ
ٱلۡأَرۡضِ مِمَّا يَأۡكُلُ ٱلنَّاسُ وَٱلۡأَنۡعَٰمُ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَخَذَتِ ٱلۡأَرۡضُ
زُخۡرُفَهَا وَٱزَّيَّنَتۡ وَظَنَّ أَهۡلُهَآ أَنَّهُمۡ قَٰدِرُونَ عَلَيۡهَآ أَتَىٰهَآ
أَمۡرُنَا لَيۡلًا أَوۡ نَهَارٗا فَجَعَلۡنَٰهَا حَصِيدٗا كَأَن لَّمۡ تَغۡنَ
بِٱلۡأَمۡسِۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ ٱلۡأٓيَٰتِ لِقَوۡمٖ يَتَفَكَّرُونَ ٢٤ وَٱللَّهُ
يَدۡعُوٓاْ إِلَىٰ دَارِ ٱلسَّلَٰمِ وَيَهۡدِي مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ ٢٥

(21) جب ہم خشک سالی اور تنگ حالی کے بعد مشرکوں کو بارش اور خوشحالی کی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں کا مذاق اڑانا اور انھیں جھٹلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اللہ کی تدبیر بہت تیز ہے اور وہ تمھیں ڈھیل دے کر بہت جلد پکڑنے والا ہے۔ جو سازشیں تم کرتے ہو، اللہ کے نگران فرشتے انھیں لکھ رہے ہیں، ان سے کوئی چیز نہیں چھوٹتی تو پھر وہ ان کے خالق سے کیسے اوجھل رہ سکتی ہے؟! عنقریب اللہ تعالیٰ تمھیں تمھارے مکر کی سزا دے گا۔

(22) اے لوگو! وہ اللہ ہی ہے جو خشکی میں تمھیں تمھارے قدموں پر اور تمھارے سواری کے چوپایوں پر چلاتا ہے۔ وہی ہے جو تمھیں سمندر میں کشتیوں میں اٹھائے پھرتا ہے حتی کہ جب تم سمندر میں کشتیوں میں ہوتے ہو اور عمدہ اور موافق ہوائیں انھیں لے کر چلتی ہیں تو اس موافق ہوا سے سوار بڑے خوش ہوتے ہیں۔ وہ اپنی اسی خوشی میں ہوتے ہیں کہ ان پر تیز آندھی چلنے لگتی ہے اور سمندر کی لہریں ہر طرف سے ان پر چڑھ دوڑتی ہیں اور انھیں غالب گمان ہونے لگتا ہے کہ اب وہ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ اکیلے اللہ کو پکارتے ہوئے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے کہتے ہیں: (اے اللہ!) اگر تو نے ہمیں اس تباہ کن صورت حال سے نکال لیا تو ہم اپنے اوپر ہونے والے تیرے اس انعام پر ضرور تیرے شکر گزار بنیں گے۔

(23) پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور انھیں اس مشکل سے نکال دیا تو وہ کفر و نافرمانی اور گناہوں کا ارتکاب کر کے دوبارہ فساد برپا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اے لوگو! ہوش کرو، تمھاری اس بدترین سرکشی کا وبال تمھی پر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کو تمھاری بغاوت کا کوئی نقصان نہیں۔ تم اس سے دنیا کی فانی زندگی میں فائدہ اٹھا لو، پھر قیامت کے دن تمھیں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے۔ ہم تمھیں بتائیں گے کہ تم کیا نافرمانیاں کرتے رہے ہو اور تمھیں ان کی سزا بھی دیں گے۔

(24) دنیا کی یہ زندگی جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو، یہ اتنی جلدی گزر جائے گی جیسے بارش نازل ہو جس سے مل کر زمین کی نباتات اگ پڑیں، جس میں دانے اور پھل بھی ہوں، جو لوگ کھاتے ہیں اور گھاس وغیرہ بھی ہو جو جانور کھاتے ہیں، حتی کہ زمین جب مختلف طرح کی نباتات سے لہلہا اٹھے اور خوبصورت منظر پیش کرنے لگے اور کھیتی کے مالک یہ سمجھنے لگیں کہ وہ اس کے کاٹنے اور پھل چننے پر قادر ہیں تو اس کھیتی کی تباہی کا ہمارا فیصلہ آ جائے اور ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی کی طرح کر دیں جیسے زمانہ قریب میں یہاں کوئی کھیتی اور درخت تھے ہی نہیں۔ جس طرح ہم نے تمھارے لیے دنیا کا حال اور اس کا بہت جلد ختم ہو جانا بیان کیا ہے، اسی طرح ہم غور و فکر اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے واضح دلائل اور نشانیاں بیان کرتے ہیں۔

(25) اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اپنی جنت کی طرف بلاتا ہے جو سلامتی والا گھر ہے جس میں لوگ پریشانیوں اور غموں سے محفوظ رہیں گے اور موت سے بھی سلامت رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے، دینِ اسلام کی توفیق دیتا ہے جو اس سلامتی کے گھر جنت تک پہنچانے والا ہے۔

فوائد: ❀ جو اللہ کے مومن بندوں کے ساتھ مکر و فریب کرے، وہ بہت جلد اللہ تعالیٰ کی تدبیر کی گرفت میں آ جاتا ہے۔

❀ انسان کی سرکشی کا وبال اسی پر پڑتا ہے اور اس کا نقصان صرف اسی کو ہوتا ہے۔

❀ دنیا کے بہت جلد ختم اور زوال پذیر ہونے کے لحاظ سے اس کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس کی نعمتیں فانی ہیں۔

❀ جنت ہی مومن کا ٹھکانا ہے کیونکہ وہاں نعمتیں ہوں گی اور مصیبتوں اور پریشانیوں سے چھٹکارا ہوگا۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا
ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا
السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ
جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ
فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾
فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ
لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ
ع 3 10 8 مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ مَنْ النصف
يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ
مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ
الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ
فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ
حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

(26) جن لوگوں نے نیکی اختیار کی، اس طرح کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے واجب کیے ہوئے اطاعت کے کام کیے اور جو گناہ کے کام اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام قرار دیے ہیں انھیں چھوڑ دیا، ان کے لیے بہت اچھا بدلہ ہے اور وہ ہے جنت۔ ان پر مزید نوازش بھی ہوگی، یعنی اللہ کریم کے چہرے کا دیدار نصیب ہوگا اور ان کے چہروں کو غبار ڈھانپے گا نہ ان پر ذلت و رسوائی چھائے گی۔ نیکی والے لوگ ہی جنتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(27) اور جن لوگوں نے کفر و نافرمانی جیسے برے کام کیے، ان کے لیے ان کی کی ہوئی برائی کا بدلہ، آخرت میں اللہ کے عذاب کی صورت میں اس کے برابر ہی ہے اور ان کے چہروں پر ذلت و رسوائی چھائی ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب نازل کرے گا تو انھیں اس سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔ کثرت سے جہنم کی آگ کا دھواں اور سیاہی پڑنے کی وجہ سے ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے اندھیری رات کی سیاہی ان پر اوڑھا دی گئی ہو۔ مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی دوزخی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(28) اے رسول (ﷺ)! قیامت کے دن کا وہ وقت یاد کریں جب ہم تمام مخلوقات کو جمع کریں گے، پھر ان لوگوں سے کہیں گے جنھوں نے دنیا میں اللہ کے شریک ٹھہرائے: اے مشرکو! تم اور تمھارے وہ معبود جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے، اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ پھر ہم معبودوں اور عبادت کرنے والوں میں پھوٹ ڈال دیں گے اور معبود عبادت کرنے والوں سے یہ کہہ کر براءت کا اظہار کریں گے: تم دنیا میں ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔

(29) تب ان کے معبود جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے، یہ کہتے ہوئے ان سے براءت ظاہر کریں گے: اللہ گواہ ہے اور اس کی گواہی کافی ہے کہ ہم اس پر قطعاً راضی نہ تھے کہ تم ہماری عبادت کرتے اور نہ ہم نے تمھیں اس کا حکم دیا۔ ہمیں تو یہ شعور بھی نہیں تھا کہ تم ہماری عبادت کرتے تھے۔

(30) اس عظیم ٹھہرے میں ہر ایک کو خبر ہو جائے گی کہ اس نے دنیا کی زندگی میں کیا آگے بھیجا اور مشرکوں کو ان کے برحق رب اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا حساب لینے والا ہے۔ اپنے بتوں کی شفاعت کا جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے، وہ سب ان سے غائب ہو جائے گا۔

(31) اے رسول (ﷺ)! اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے ان لوگوں سے پوچھیں: تمھیں آسمان کی جانب سے بارش نازل کر کے رزق کون دیتا ہے؟ زمین سے نباتات اگا کر اور اس کی معدنیات کی صورت میں تمھیں روزی کون دیتا ہے؟ مردہ سے زندہ کو کون نکالتا ہے جیسے انسان کو نطفے سے اور پرندے کو انڈے سے؟ اور زندہ سے مردہ کو کون نکالتا ہے جیسے حیوان سے نطفہ اور پرندے سے انڈہ؟ اور آسمان و زمین اور ان میں موجود مخلوقات کے معاملات کی تدبیر کون کرتا ہے؟ وہ ضرور جواب دیں گے کہ یہ سب کچھ کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ تو آپ ان سے کہیں: کیا تم یہ بات جانتے نہیں اور اللہ کے حکموں پر عمل کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اس سے ڈرتے نہیں؟!

(32) اے لوگو! جو یہ سب کچھ کرتا ہے، وہی سچا اللہ ہے جو تمھارا خالق ہے اور تمھارے معاملات کی تدبیر کرنے والا ہے، پھر حق کی پہچان ہونے کے بعد کیا رہ گیا سوائے گمراہی اور حق سے دوری کے؟! اس واضح حق کے بارے میں تمھاری عقلیں کہاں چلی گئیں؟!

(33) اے رسول (ﷺ)! جس طرح اللہ تعالیٰ کے لیے سچی ربوبیت ثابت ہوگئی، اسی طرح آپ کے رب کی تقدیر والی بات بھی دشمنی رکھ کر حق سے نکل جانے والوں کے بارے میں پکی ہوگئی کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

فوائد: ❀ سب سے عظیم نعمت جس کی مومن کو ترغیب دلائی گئی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے مبارک چہرے کا دیدار ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان اور یہ کہ وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ ❀ الوہیت میں شرک کرنے سے توحید ربوبیت کا اقرار بھی بے کار ہو جاتا ہے۔ بیک وقت دونوں توحیدوں کا اقرار ضروری ہے۔ ❀ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی نافرمانیوں کے باعث ان کے ایمان سے محروم رہنے کا فیصلہ کر دے تو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ
اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟
كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ
مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا
الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا
بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَ
مِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ
بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ
اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّاۤ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

4 ع 10 9

(34) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: کیا تمھارے ان شریکوں میں سے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، کوئی ایسا ہے جو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پہلی بار کوئی چیز پیدا کرے اور پھر اس کی موت کے بعد اسے دوبارہ اٹھائے؟ ان سے کہہ دیں: اللہ ہی کسی سابقہ مثال کے بغیر پیدا کرتا ہے اور پھر اسے موت کے بعد دوبارہ اٹھائے گا۔ اے مشرکو! تم حق سے باطل کی طرف کیسے پھیرے جاتے ہو؟!

(35) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: کیا اللہ کے سوا جن شریکوں کی تم عبادت کرتے ہو، ان میں سے کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف راہنمائی کرے؟ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ اکیلا ہی حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ کیا بھلا وہ جو لوگوں کی حق کی طرف راہنمائی کرے اور انھیں اس کی طرف بلائے، وہ پیروی کے زیادہ لائق ہے یا تمھارے معبود جو خود بھی ہدایت یافتہ نہیں، الا یہ کہ کوئی دوسرا ان کو ہدایت دے؟! تمھیں کیا ہو گیا ہے، تم یہ گمان کرتے ہوئے کہ وہ اللہ کے شریک ہیں کیسے باطل کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو؟! اللہ تعالیٰ تمھاری اس بات سے بہت بلند و بالا اور برتر ہے۔

(36) بلاشبہ مشرکوں کی اکثریت جس چیز کی پیروی کرتی ہے، اس کا انھیں علم ہی نہیں ہوتا۔ وہ صرف وہم اور شک کے پیچھے بھاگتے ہیں، حالانکہ شک علم کے قائم مقام ہو سکتا ہے نہ اس کے مقابلے میں فائدہ دے سکتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے خوب جاننے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ ان کا کوئی فعل اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ ضرور انھیں ان کے افعال و اعمال کی جزا دے گا۔

(37) اس قرآن کے بارے میں یہ بات صحیح نہیں کہ اسے گھڑ لیا گیا ہے اور نہ اسے غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا صحیح ہے کیونکہ یہ بات یقینی طور پر ثابت ہے کہ لوگ قرآن جیسا کلام پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ سچ یہ ہے کہ یہ قرآن اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ان کے مختصر احکام کی تفصیل بیان کرنے والا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ تمام مخلوقات کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

(38) بلکہ کیا یہ مشرک کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) نے یہ قرآن خود اپنے پاس سے گھڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے؟! اے رسول (ﷺ)! ان کا رد کرتے ہوئے کہہ دیں: اگر یہ قرآن میں نے خود گھڑا ہے جبکہ میں بھی تمھاری طرح انسان ہوں، تو تم اگر اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ یہ قرآن خود ساختہ اور جھوٹا ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت بنا لاؤ اور اپنی نصرت وحمایت میں جسے بلا سکتے ہو بلا لو۔ تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے۔ تمھارا اس کی طاقت نہ رکھنا، حالانکہ تم صاحب زبان اور فصاحت و بلاغت کے مالک ہو، اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ (39) پھر بھی انھوں نے نہ مانا بلکہ قرآن کو سمجھے اور اس میں غور و فکر کیے بغیر فوراً اسے جھٹلا دیا اور جس عذاب سے ان کو ڈرایا گیا تھا، اس کا وقت آنے سے پہلے ہی اسے جھٹلانے لگے، حالانکہ اس عذاب کے آنے کا وقت قریب ہے۔ اسی طرح جھٹلانے کی حرکت پہلی امتوں نے بھی کی اور ان پر جو عذاب آیا سو آیا۔ اے رسول (ﷺ)! غور کریں، ان جھٹلانے والی امتوں کا انجام کیا ہوا، بالآخر اللہ تعالیٰ نے انھیں تباہ و برباد کر دیا۔ (40) مشرکوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو موت سے پہلے ضرور قرآن پر ایمان لے آئیں گے اور کچھ وہ ہیں جو دشمنی و سرکشی اور تکبر کے باعث مرتے دم تک ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب کفر پر اڑے رہنے والوں کو خوب جانتا ہے اور وہ انھیں ان کے کفر کی سزا بھی ضرور دے گا۔ (41) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کی قوم نے آپ کو جھٹلا دیا تو ان سے کہیں: میرے عمل کا ثواب بھی مجھے ہی ملنا ہے اور اس کا بوجھ بھی میں ہی اٹھاؤں گا اور تمھارے عملوں کا ثواب تمھارے لیے ہے اور ان کی سزا بھی تمھیں ہی ملے گی۔ میرے اعمال کی سزا سے تم بری ہو اور تمھارے اعمال کی سزا سے میں بری ہوں۔

فوائد: ❀ حق کی توفیق دے کر اس پر گامزن کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، اس کے سوا کسی کو یہ اختیار نہیں۔ ❀ وہم و گمان چھوڑ کر علم اور حق تک پہنچنے کے لیے دلائل، نشانیاں اور راہنمائی طلب کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ❀ قیامت تک کوئی شخص قرآن کریم جیسی ایک آیت بنانے کی بھی قدرت نہیں رکھتا۔ ❀ مشرکوں کی بے وقوفی اور ایسے پیغام کو جھٹلانے کا بیان جسے انھوں نے سمجھا نہ اس پر غور و فکر کیا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا
لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَ
لَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ
النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا
سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ
نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا
يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ
بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ
اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً
وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا
مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ
آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾

(42) اور اے رسول (ﷺ)! جب آپ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو کئی مشرک اسے بڑے غور سے سنتے ہیں لیکن ماننے اور اطاعت کرنے کے لیے نہیں۔ جس کی قوتِ سماعت ہی چھین لی جائے، کیا آپ اسے سنانے کی قدرت رکھتے ہیں؟! اسی طرح آپ ان لوگوں کو بھی راہِ ہدایت پر نہیں لا سکتے جن کے کان حق سننے سے بہرے ہوں، چنانچہ وہ اس کو سمجھتے ہی نہیں۔

(43) اے رسول (ﷺ)! مشرکوں میں سے کچھ وہ ہیں جو آپ کو ظاہری آنکھ سے دیکھتے ہیں لیکن بصیرت (دل کی آنکھ) سے نہیں دیکھتے۔ کیا بھلا آپ کو ان لوگوں کی بینائی لوٹانے کا اختیار ہے جن کی بینائی چھین لی گئی ہو؟! آپ اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور اسی طرح آپ اسے ہدایت نہیں دے سکتے جس کی بصیرت جاتی رہے۔

(44) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے سے پاک ہے۔ وہ ان پر ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا۔ لیکن وہ خود کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال کر اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے ہیں اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ باطل کی حمایت میں ضدی اور اسلام دشمنی اور تکبر میں پڑے ہیں۔

(45) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو حساب کتاب کے لیے اکٹھا کرے گا تو ایسے لگے گا جیسے وہ دنیا کی زندگی اور برزخ میں دن کی ایک گھڑی ہی ٹھہرے ہیں، اس سے زیادہ نہیں۔ وہاں وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے، پھر قیامت کی شدید ہولناکیاں دیکھ کر ان کی پہچان ختم ہو جائے گی۔ یقیناً وہ لوگ بہت خسارے میں ہوں گے جو قیامت کے دن اپنے رب کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے، اور وہ دنیا میں اٹھائے جانے کے دن (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتے تھے کہ خسارے سے بچنے کا سامان کرتے۔

(46) اے رسول (ﷺ)! اگر عذاب کا کچھ حصہ ہم آپ کو آپ کی وفات سے پہلے دکھائیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے یا اس سے پہلے ہی آپ کو فوت کر دیں، دونوں حالتوں میں انھیں قیامت کے دن ہماری ہی طرف لوٹنا ہے، پھر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے آگاہ ہے۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ جلد انھیں ان کے اعمال کی جزا دے گا۔

(47) سابقہ امتوں میں سے ہر امت کے لیے ایک رسول تھا جو ان کی طرف بھیجا گیا، پھر جب اس رسول نے وہ پیغام انھیں پہنچا دیا جس کے پہنچانے کا اسے حکم دیا گیا تھا اور انھوں نے اسے جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں اور اس رسول کے درمیان عدل سے فیصلہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے رسول کو نجات بخشی اور ان کو اپنے عدل سے ہلاک کر دیا اور ان کے اعمال کی جزا میں ان پر ذرہ بھر ظلم نہیں کیا گیا۔ (48) یہ کافر دشمنی اور سرکشی کرتے ہوئے کہتے ہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو جس عذاب کا وعدہ تم نے ہم سے کیا ہے، وہ کب آئے گا؟! (49) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: میں اپنی ذات کے لیے کسی نقصان کا مالک نہیں کہ اسے نقصان پہنچاؤں یا اس سے نقصان کو دور کروں اور نہ نفع کا مالک ہوں کہ اسے نفع دے سکوں تو میں کسی دوسرے کو نفع یا نقصان کیسے دے سکتا ہوں؟ سوائے اس کے جو میرا اللہ چاہے اور میں اس کے غیب کو کیسے جان سکتا ہوں؟ ہر امت جس کی ہلاکت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا، اس کی ہلاکت کا وقت مقرر ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، پھر جب اس کی ہلاکت کا وقت آ جاتا ہے تو نہ وہ اس سے ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ (50) اے رسول (ﷺ)! ان جلدی عذاب طلب کرنے والوں سے کہیں: مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ کا عذاب دن یا رات کے کسی وقت بھی آ جائے، اس میں کون سی چیز ہے جس کی تمھیں جلدی پڑی ہے؟! (51) جس عذاب کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، کیا اس کے آ جانے کے بعد تب تم ایمان لاؤ گے جب کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو؟ تب کہا جائے گا: کیا تم اب ایمان لاتے ہو، حالانکہ تم تو اس عذاب کو جھوٹ سمجھتے ہوئے اس کی جلدی مچاتے تھے؟! (52) پھر ان کے عذاب میں گرفتار ہونے اور اس سے خلاصی کی درخواست کرنے کے بعد ان سے کہا جائے گا: آخرت کے ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ تمھیں صرف تمھارے کفر و معصیت ہی کی سزا تو مل رہی ہے جو تم کیا کرتے تھے؟!

فوائد: ❀ انسان خود ہی اپنی ہلاکت کا سامان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظلم سے بری اور پاک ہے۔ ❀ رسول کی ذمہ داری یہ ہے کہ جن کی طرف اسے بھیجا گیا ہے، انھیں تبلیغ کرے۔ ان کے حساب کتاب اور سزا کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کے مطابق سرانجام دیتا ہے۔ کبھی تو رسول کی زندگی ہی میں منکروں کو پکڑ لیتا ہے اور کبھی رسول کی وفات کے بعد سزا دیتا ہے۔ ❀ نفع و نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اپنے یا کسی دوسرے کے نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ ❀ آنکھوں سے موت کا مشاہدہ کرنے کے بعد ایمان لانا نفع نہیں دیتا۔

5 ع 13 10
وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ڼ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾
وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَآ
اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ڏ
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ
فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ اٰۗللّٰهُ اَذِنَ
لَكُمْ اَمْ عَلَي اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ
الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ
6 ع 11 اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ
قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ
فِيْهِ ۭ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا
فِي السَّمَاۗءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾

(53) اے رسول (ﷺ)! یہ مشرک آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ عذاب واقعی برحق ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے؟ ان سے کہہ دیں: ہاں، اللہ کی قسم! یہ واقعی سچ ہے اور تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکو گے۔

(54) اور اگر ہر مشرک کو زمین کے تمام اموال مل جائیں اور اسے اللہ کے عذاب سے جان چھڑانے کے لیے فدیہ دینے کا اختیار دے دیا جائے تو وہ سارا مال فدیے میں دے دے گا۔ مشرک جب قیامت کے دن عذاب دیکھیں گے تو اپنے کفر پر پچھتاوے کو چھپائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کرے گا اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔ انھیں صرف ان کے اعمال کی جزا ملے گی۔

(55) آگاہ رہو! جو کچھ آسمانوں میں ہے، بلاشبہ وہ اکیلے اللہ کی ملکیت ہے اور زمین کی ہر چیز پر بھی اسی کی حکومت ہے۔ خبردار! بلاشبہ کافروں کے لیے اللہ کا عذاب یقیناً پورا ہونے والا ہے لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے، اس لیے شک کرتے ہیں۔

(56) اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے جو مُردوں کو اٹھائے گا اور وہی زندوں کو موت دیتا ہے اور اسی اکیلے کی جانب تمھیں قیامت کے دن لوٹایا جائے گا، پھر وہ تمھیں تمھارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

(57) اے لوگو! یقیناً تمھارے پاس قرآن آگیا ہے جس میں نصیحت، ترغیب اور ڈراوا ہے، وہ دلوں میں موجود شکوک و شبہات کی بیماریوں کی شفا ہے اور حق کے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔ اس میں مومنوں کے لیے رحمت ہے اور وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(58) اے رسول (ﷺ)! لوگوں سے کہہ دیں: جو قرآن میں تمھارے پاس لایا ہوں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر فضل و احسان اور اس کی تم پر رحمت ہے، لہٰذا اس نے یہ قرآن نازل کر کے تم پر جو فضل اور رحمت کی ہے، اسی پر خوش ہو جاؤ۔ ان دونوں کے سوا کسی اور چیز پر نہیں، چنانچہ محمد (ﷺ) ان کے پاس اپنے رب کی طرف سے جو لائے ہیں، وہ دنیا کے اس ختم ہونے والے ساز وسامان سے بہت بہتر ہے جو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں۔

(59) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: مجھے اس بارے میں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے رزق نازل کر کے تم پر جو احسان فرمایا تو تم نے اس بارے میں اپنی خواہشات کی پیروی کی اور اس کے کچھ حصے کو حرام قرار دیا اور بعض کو حلال ٹھہرایا۔ ان سے کہہ دیں: جو کچھ تم نے حلال کیا ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے تمھیں اس کے حلال کرنے کی اجازت دی ہے اور جو کچھ تم نے حرام کیا ہے، اس کے حرام کرنے کی اجازت بھی اس نے دی ہے یا تم اس پر جھوٹ باندھتے ہو؟!

(60) اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے اپنے بارے میں کیا گمان رکھتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا ہوگا؟! کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ انھیں بخش دے گا؟! ہرگز نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تو ڈھیل دے کر اور جلدی پکڑ نہ کر کے ان پر فضل واحسان کرتا ہے، لیکن اکثر لوگ اپنے اوپر ہونے والے انعامات الٰہی کے منکر ہوتے ہیں اور ان کا شکر ادا نہیں کرتے۔

(61) اور اے رسول (ﷺ)! آپ جس کام میں بھی ہوں اور جتنا قرآن بھی پڑھیں اور اے مومنو! تم جو عمل بھی کرو، ہم تمھیں دیکھتے، سنتے اور جانتے ہیں جب تم کام شروع کرتے ہو۔ آسمان یا زمین میں ذرہ بھر چیز بھی آپ کے رب کے علم سے پوشیدہ نہیں، اور وزن میں اس سے کوئی چھوٹی چیز ہے نہ اس سے بڑی مگر وہ واضح کتاب میں لکھی ہوئی ہے، جس نے ہر چھوٹی بڑی چیز کو شمار اور محفوظ کر رکھا ہے۔

فوائد: ❀ اس عذاب کی بڑائی کا بیان جو اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں کا منتظر ہے حتی کہ وہ زمین کی ہر چیز اس سے بچاؤ کے لیے پیش کرنے کی آرزو کریں گے اور وہ ان سے ہرگز قبول نہ کی جائے گی۔ ❀ قرآن مجید اپنی ہدایات اور عقلی و نقلی دلائل کی بنا پر مومنوں کے لیے نفسانی خواہشات اور شبہات کی بیماریوں کا علاج ہے۔ ❀ مومن کو چاہیے کہ وہ دنیاوی ساز وسامان پر خوش ہونے کے بجائے اسلام اور ایمان کی نعمت پر خوش ہو۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اور ان کے اعمال، جذبات اور نیتوں کا پورا پورا دھیان رکھتا ہے۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٦٢
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ٦٣ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٦٤ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ (وقف لازم)
جَمِيْعًا ۚ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٦٥ أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ۚ إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا
يَخْرُصُوْنَ ٦٦ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا
فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ ٦٧ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ ۖ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۚ أَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٦٨
قُلْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا
يُفْلِحُوْنَ ٦٩ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ
7 ع 10 12 — نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ٧٠ ع — الثلثة

(62) آگاہ رہو! بلاشبہ اللہ کے ولیوں کو مستقبل میں پیش آنے والی قیامت کی ہولناکیوں کا کوئی خوف ہوگا نہ انھیں دنیا کے سرور چھن جانے کا کوئی غم ہوگا۔

(63) یہ اولیاء وہ ہوں گے جو دنیا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرتے تھے۔

(64) ان کے لیے ان کے رب کی طرف سے دنیا میں اچھے خوابوں یا لوگوں کی تعریف کی صورت میں خوشخبری ہے۔ فرشتے بھی ان کی روحیں قبض کرتے وقت، موت کے بعد اور حشر میں انھیں خوشخبری سنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے جو وعدہ کیا ہے، اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوگا۔ یہ بدلہ ہی عظیم کامیابی ہے کیونکہ اس سے انھیں اپنا مطلوب مل جائے گا اور جس چیز کا خوف تھا، اس سے نجات مل جائے گی۔

(65) اے رسول (ﷺ)! یہ لوگ جو آپ کے دین میں طعنہ زنی اور اس پر تنقید کرتے ہیں، آپ اس کی وجہ سے غم نہ کریں۔ بلاشبہ ہر حوالے سے مکمل قہر اور غلبہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ وہ ان کے اقوال خوب سننے والا، ان کے افعال خوب جاننے والا ہے اور ان پر انھیں جزا بھی دے گا۔

(66) آگاہ رہو! بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی ہے، وہ سب اکیلے اللہ کی ملکیت ہے۔ جو مشرک اللہ کے سوا اور معبودوں کی عبادت کرتے ہیں، وہ کس چیز کی پیروی کرتے ہیں؟! حقیقت میں وہ صرف شک کی پیروی کرتے ہیں اور وہ ان شریکوں کی نسبت اللہ کی طرف کر کے جھوٹ ہی بولتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی باتوں سے بہت بلند اور برتر ہے۔

(67) اے لوگو! وہ اکیلا ہی ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں بھاگ دوڑ اور تھکاوٹ سے سکون حاصل کر سکو اور اس نے دن کو روشن بنایا تاکہ تم اس میں اپنے روزگار کو بہتر کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کرو۔ بلاشبہ اس میں عبرت اور قبول کرنے کی غرض سے سننے والے لوگوں کے لیے واضح دلائل ہیں۔

(68) مشرکوں کے ایک گروہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان بے ہودہ باتوں سے پاک ہے۔ وہ پاک ذات تمام مخلوقات سے بے نیاز ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے، اسی کی ملکیت ہے اور زمین کی ہر چیز پر بھی اسی کا اقتدار ہے۔ اے مشرکو! تمھارے پاس تمھارے اس قول کی کوئی دلیل نہیں۔ تم اللہ تعالیٰ پر بغیر دلیل کے بہت بڑی بات کرتے ہو، جب اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہو، جس کی حقیقت تم نہیں جانتے؟!

(69) اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: بلاشبہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں کہ اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں، وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے اور نہ اس چیز سے نجات پائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔

(70) وہ دنیا کی لذتوں اور نعمتوں سے جو فائدہ اٹھا رہے ہیں، اس سے دھوکا نہ کھائیں۔ وہ بہت تھوڑا اور ختم ہونے والا سامان ہے، پھر انھیں قیامت کے دن ہماری ہی طرف لوٹنا ہے، اس کے بعد ہم انھیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسول کو جھٹلانے کے سبب سخت ترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی ولایت اسے ملتی ہے جو اس پر ایمان لائے، اس کے احکام پر عمل کرے، اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہے اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرے۔ اللہ کے ولی ہی قیامت کے دن بے خوف ہوں گے اور انھی کے لیے دنیا کی زندگی میں اچھے خواب کی صورت میں یا موت کے وقت خوشخبری ہے۔

❀ سارا غلبہ اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ وہ مالک الملک ہے اور اس کے سوا جس کی بھی عبادت کی جائے، اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں غور و فکر کی ترغیب دی گئی ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی توحید پر یقین پیدا ہوتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا حرام ہے اور ایسا شخص کبھی کامیاب نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ پر سب سے بڑا جھوٹ اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ
مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا
اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَ
لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى
قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٧٥﴾
فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٦﴾
قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ۭ اَسِحْرٌ هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ
السّٰحِرُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا
وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٨﴾

71 اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں کے سامنے نوح علیہ السلام کا قصہ بیان کریں جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تمھارے درمیان میرا قیام تمھیں گراں گزرتا ہے اور میرا اللہ تعالیٰ کی آیات سے وعظ ونصیحت کرنا تمھیں ناگوار ہے اور تم نے مجھے قتل کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے تو تمھاری چالوں کو ناکام کرنے کے لیے میں نے اکیلے اللہ ہی پر بھروسا کیا ہے، لہٰذا تم بھی اپنا معاملہ پختہ کرلو، مجھے ہلاک کرنے کا پکا ارادہ کرلو اور اپنے معبودوں کو مدد حاصل کرنے کے لیے بلالو، پھر تمھاری سازش کوئی ڈھکا چھپا راز نہ رہے، پھر میرے قتل کی مکمل منصوبہ بندی کرنے کے بعد اپنے دل کی مراد پوری کرنے کے لیے عملی قدم اٹھاؤ اور مجھے لمحہ بھر مہلت بھی نہ دو۔

72 پھر اگر تم نے میری دعوت سے منہ موڑ لیا ہے تو تمھیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ میں نے تمھیں اپنے رب کا پیغام پہنچانے پر تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگی۔ تم مجھ پر ایمان لاؤ یا میرے ساتھ کفر کرو، میرا اجر اللہ کے ذمے ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی اطاعت اور نیک عمل کر کے اس کا فرماں بردار بنوں۔

73 پھر نوح علیہ السلام کی قوم نے انھیں جھٹلا دیا اور ان کی تصدیق نہ کی تو ہم نے انھیں اور کشتی میں موجود ان کے مومن ساتھیوں کو بچا لیا اور ہم نے انھی لوگوں کو ان سے پہلے لوگوں کا جانشین بنا دیا اور جن لوگوں نے نوح علیہ السلام کی لائی ہوئی آیات اور دلائل کو جھٹلایا، ہم نے انھیں طوفان میں غرق کر دیا، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! غور کریں کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جنھیں نوح علیہ السلام نے ڈرایا تو وہ ایمان نہ لائے۔

74 پھر ایک زمانہ گزرنے کے بعد ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد کئی رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ رسول اپنی امتوں کے پاس آیات اور واضح دلائل لے کر آئے مگر رسولوں کی تکذیب کے پہلے اصرار کے سبب وہ ایمان لانے پر آمادہ نہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی، اس مہر کی طرح جو ہم نے سابقہ انبیاء کی پیروی نہ کرنے والوں کے دلوں پر لگائی تھی۔ یہ مہر ہم ہر دور اور علاقے کے ان کافروں کے دلوں پر لگاتے ہیں جو کفر کر کے اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال کرتے ہیں۔

75 پھر ان رسولوں کے ایک عرصہ بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو مصر کے بادشاہ فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ ہم نے انھیں ایسے معجزات دے کر بھیجا جو ان کی سچائی پر دلالت کرتے تھے، لیکن پھر بھی انھوں نے ان کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لانے سے تکبر کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے مجرم لوگ تھے۔

76 پھر جب فرعون اور اس کی قوم کے بڑوں کے پاس وہ دین آ گیا جسے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام لائے تو انھوں نے ان کی سچائی کی دلیل بننے والی آیات کے بارے میں کہا جو موسیٰ علیہ السلام لائے تھے: بلاشبہ یہ کھلا جادو ہے اور یہ ہرگز حق نہیں ہے۔

77 موسیٰ علیہ السلام نے ان کا رد کرتے ہوئے کہا: کیا تم حق آ جانے کے بعد اس کے بارے میں کہتے ہو کہ وہ جادو ہے؟! ہرگز نہیں، وہ جادو نہیں ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتا تو پھر میں جادو میں کیسے مشغول ہوسکتا ہوں؟!

78 فرعون کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے جواب دیا: کیا تم ہمارے پاس یہ جادو اس لیے لائے ہو کہ ہمیں ہمارے باپ دادا کے دین سے پھیر دو اور تم اور تمھارا بھائی بادشاہت پر قابض ہو جاؤ؟ اے موسیٰ اور ہارون! ہم تمھیں ہرگز اللہ کا رسول نہیں مانتے کہ تم ہماری طرف بھیجے گئے ہو۔

فوائد: ❀ دشمن سے مقابلے کے لیے مومن کا اصل ہتھیار اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسا ہے۔ ❀ کفر اور رسولوں کو جھٹلانے پر اصرار کرنے سے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے اور انھیں ایمان کی توفیق سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا جاتا ہے۔ ❀ رسولوں کے دشمنوں کی صورت حال ایک جیسی ہی رہی ہے، وہ ہمیشہ ہدایت کو جادو یا جھوٹ کہتے رہے ہیں۔ ❀ بلاشبہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ
قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى
مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع
8 ع 12 13
فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ
وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ
لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ
لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ
اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ
رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾

(79) فرعون نے اپنی قوم سے کہا: میرے پاس ہر ماہر جادوگر لے آ ؤ جو اپنے فن کو خوب اچھی طرح جانتا ہو۔

(80) چنانچہ جب وہ جادوگروں کو فرعون کے پاس لائے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان پر اپنے غلبے کا یقین رکھتے ہوئے ان سے کہا: اے جادوگرو! تم نے جو پھینکنا ہے پھینکو۔

(81) جب انھوں نے اپنے جادو کا جال پھینکا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: جو تم نے ظاہر کیا ہے، وہ جادو ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ابھی تمھاری اس کارستانی کو باطل کر دے گا جس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ تم اپنے جادو سے زمین میں فساد مچاتے ہو اور اللہ تعالیٰ اس بندے کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا جو فسادی ہو۔

(82) اللہ تعالیٰ حق کو ہمیشگی عطا کرے گا اور اپنے تقدیری فیصلوں، شرعی دلائل اور قطعی ثبوتوں کے ساتھ اسے جما دے گا، خواہ آل فرعون کے کافروں اور مجرموں کو یہ ناگوار گزرے۔

(83) قوم نے بھی حق سے منہ موڑنے کا پختہ عزم کر لیا اور واضح معجزات اور نمایاں دلائل کے باوجود موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق نہ کی، سوائے بنی اسرائیل کے چند نوجوانوں کے اور وہ بھی فرعون اور اپنی قوم کے بڑوں سے مسلسل ڈر رہے تھے کہ اگر انھیں علم ہو گیا تو وہ سزائیں دے کر انھیں ایمان سے پھیر دیں گے۔ بلاشبہ فرعون بہت بڑا متکبر تھا جو مصر اور اس کے باشندوں پر مسلط تھا اور یقیناً وہ کفر اور بنی اسرائیل کو قتل کرنے اور عذاب دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔

(84) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تمھارا اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان ہے تو اکیلے اللہ پر اعتماد کرو اگر تم مسلمان ہو، کیونکہ اللہ پر توکل تم سے برائی دور کر دے گا اور تمھارے لیے خیر اور بھلائی سمیٹے گا۔

(85) انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کو جواب دیا اور کہا: ہم نے اکیلے اللہ ہی پر بھروسا کیا۔ اے ہمارے رب! ہم پر ظالموں کو مسلط نہ کرنا کہیں وہ عذاب، قتل اور فتنوں میں مبتلا کر کے ہمیں ہمارے دین سے ہٹا نہ دیں۔

(86) اے ہمارے رب! ہمیں اپنی رحمت سے فرعون کی کافر قوم کے تسلط سے نجات عطا فرما کہ انھوں نے ہمیں غلام بنا رکھا ہے اور ہمیں قتل کر کے اور عذاب دے کر اذیت دیتے ہیں۔

(87) ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون علیہما السلام کی طرف وحی کی کہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے اپنی قوم کے لیے گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ رخ رکھو، یعنی بیت المقدس کی طرف اور مکمل صحیح طریقے سے نماز ادا کرو۔ اے موسیٰ! مومنوں کو یہ خوشخبری دے دو کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد و نصرت فرمائے گا، ان کے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور ان کی جگہ انھیں زمین میں اقتدار عطا فرمائے گا۔

(88) موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے ہمارے رب! بلاشبہ تو نے فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کو دنیا کی زیب و زینت اور سونا چاندی عطا کیے اور انھیں دنیا کی اس زندگی میں بہت زیادہ مال و دولت سے نوازا، لیکن انھوں نے اس پر تیرا شکر ادا نہیں کیا بلکہ لوگوں کو تیرے راستے سے بھٹکانے کے لیے اسے استعمال کیا۔ اے اللہ! ان کے مال تباہ و برباد کر کے ختم کر دے اور ان کے دل سخت کر دے تاکہ وہ اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب کا مشاہدہ نہ کر لیں کہ جس وقت ایمان لانا ان کے لیے فائدہ مند نہ ہو۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی مدد و نصرت پر پختہ یقین اور اس پر بھروسا، ایک قوی مومن کی صفات ہونی چاہئیں۔
❀ دعا کی اہمیت کا بیان اور اس بات کا ذکر کہ یہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کی خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے۔
❀ نماز کی اہمیت اور اس بات کا بیان کہ اسے ہر حال میں قائم کرنا تمام آسمانی دینوں میں فرض رہا ہے۔
❀ ظالم کے خلاف بددعا کرنا مسنون ہے۔

قَالَ قَدۡ اُجِيۡبَتۡ دَّعۡوَتُكُمَا فَاسۡتَقِيۡمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيۡلَ
الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٨٩﴾ وَجٰوَزۡنَا بِبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتۡبَعَهُمۡ
فِرۡعَوۡنُ وَجُنُوۡدُهٗ بَغۡيًا وَّعَدۡوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَدۡرَكَهُ الۡغَرَقُ ۙ قَالَ
اٰمَنۡتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىۡۤ اٰمَنَتۡ بِهٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِيۡلَ وَ
اَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿٩٠﴾ آٰلۡـٰٔنَ وَقَدۡ عَصَيۡتَ قَبۡلُ وَكُنۡتَ مِنَ
الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٩١﴾ فَالۡيَوۡمَ نُنَجِّيۡكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوۡنَ لِمَنۡ خَلۡفَكَ
ع 9 10 14 اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوۡنَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدۡ
بَوَّاۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مُبَوَّاَ صِدۡقٍ وَّرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ
فَمَا اخۡتَلَفُوۡا حَتّٰى جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ
يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنۡ كُنۡتَ فِىۡ شَكٍّ
مِّمَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ فَسۡـَٔلِ الَّذِيۡنَ يَقۡرَءُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِنۡ
قَبۡلِكَ ۚ لَقَدۡ جَآءَكَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿٩٤﴾ۙ
وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوۡنَ مِنَ
الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ حَقَّتۡ عَلَيۡهِمۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا
يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٩٦﴾ۙ وَلَوۡ جَآءَتۡهُمۡ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿٩٧﴾

(89) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ و ہارون علیہما السلام! میں نے فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے خلاف تم دونوں کی دعا قبول کر لی، لہٰذا تم اپنے دین پر ثابت قدم رہو اور اس سے منہ موڑ کر ان جاہلوں کے راستے کی پیروی نہ کرو جو حق کی راہ جانتے ہی نہیں۔

(90) ہم نے سمندر پھاڑنے کے بعد اس کا عبور کرنا بنی اسرائیل کے لیے آسان کر دیا حتی کہ وہ خیر و سلامتی سے پار گزر گئے تو فرعون اور اس کا لشکر بھی ظلم و زیادتی کرتے ہوئے ان سے آملا حتی کہ جب سمندر نے اسے لپیٹ میں لے لیا اور وہ غرق ہونے لگا اور نجات سے مایوس ہوگیا تو اس نے کہا: میں اس ذات پر ایمان لایا جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں اللہ کی اطاعت اختیار کر کے اس کا فرمانبردار بنتا ہوں۔

اور جب موت کو دیکھ لینا قبولِ توبہ میں رکاوٹ تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(91) اب زندگی سے مایوس ہو کر تو ایمان لاتا ہے؟! حالانکہ اے فرعون! نزولِ عذاب سے پہلے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اور لوگوں کو اس کی راہ سے روک کر تو اللہ کی نافرمانی کرتا رہا اور تو خود گمراہ ہونے اور دوسروں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے فسادی تھا۔

(92) چنانچہ اے فرعون! آج ہم تجھے سمندر سے نکالیں گے اور تجھے زمین کی ایک اونچی جگہ پر رکھیں گے تاکہ تیرے بعد آنے والے تجھ سے عبرت پکڑیں۔ بلاشبہ لوگوں کی اکثریت ہمارے ثبوتوں اور ہماری قدرت کے دلائل سے بالکل غافل ہے۔ وہ ان میں غور و فکر نہیں کرتے۔

(93) ہم نے بنی اسرائیل کو شام کے مبارک شہر میں قابلِ تعریف جگہ اور پسندیدہ ٹھکانا عطا کیا اور انھیں حلال اور پاکیزہ رزق عطا کیا، چنانچہ انھوں نے اپنے دین کے بارے میں اختلاف نہ کیا حتی کہ ان کے پاس قرآن آگیا جس نے تورات میں وارد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کی تصدیق کی۔ جب انھوں نے اس کا انکار کیا تو ان کے وطن چھن گئے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلاشبہ آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان اس کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ وہ ان میں سے حق کو ماننے والے اور انکار کرنے والے ہر شخص کو وہی بدلہ دے گا جس کا وہ حق دار ہے۔

(94) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو قرآن ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے، اگر آپ کو اس کی حقانیت کے بارے میں شک اور حیرت ہے تو یہود میں سے ان ایمان لانے والوں سے پوچھ لیں جو تورات پڑھتے تھے اور ان عیسائیوں سے پوچھ لیں جو انجیل کی تلاوت کرتے تھے، وہ ضرور آپ کو بتائیں گے کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے، وہ حق ہے، کیونکہ انھوں نے اس کی خصوصیات اپنی کتابوں میں پڑھی ہیں۔ یقیناً آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے وہ حق آگیا ہے جس میں کوئی شک نہیں، لہٰذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

(95) اور آپ ان لوگوں میں بھی شامل نہ ہوں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے دلائل اور نشانیوں کو جھٹلایا ورنہ آپ ان خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے جنھوں نے اپنے کفر کے سبب خود کو ہلاکت کے گڑھوں میں ڈال دیا۔ یہ ساری وارننگ شک اور جھٹلانے کے خطرات بیان کرنے کے لیے ہے ورنہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو معصوم تھے اور آپ سے ایسی کسی چیز کا صادر ہونا ممکن نہ تھا۔

(96) جن پر اللہ کی تقدیر کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ وہ کفر پر بضد ہونے کی وجہ سے اسی پر مریں گے، وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

(97) خواہ ان کے پاس عقلی و نقلی ہر نشانی آجائے، حتی کہ جب وہ دردناک عذاب دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت ایمان لانا انھیں فائدہ نہ دے گا۔

فوائد: ❀ دین پر ثابت قدم رہنا اور مجرموں کے راستے کی پیروی نہ کرنا فرض ہے۔

❀ جس کی روح گلے میں آگئی یا اس نے عذاب دیکھ لیا تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

❀ یہودی اور عیسائی نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات جانتے تھے لیکن تکبر اور دشمنی نے انھیں ایمان قبول کرنے سے روکے رکھا۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۗ لَمَّآ
اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ
اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ
اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ
اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي
الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا
مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ
مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ
حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ
شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ښ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ
لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾

10 ع 11 15

(98) ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی بستی ایسی ہو جس کی طرف ہم نے اپنے رسول بھیجے اور وہ عذاب کے آنے پر اس عذاب کو دیکھنے سے پہلے ایمان لے آئے ہوں اور اس وقت کے ایمان نے انھیں نفع دیا ہو، سوائے قومِ یونس کے۔ جب وہ سچے دل سے ایمان لے آئے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں ان سے ذلت و رسوائی کا عذاب ٹال دیا اور ہم نے ان کی مقررہ مدت گزرنے تک انھیں فائدہ اٹھانے کی مہلت دی۔

(99) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کا رب زمین کے تمام لوگوں کا ایمان چاہے تو وہ سب ایمان لے آئیں لیکن اس نے اپنی حکمت کے تحت ایسا نہیں چاہا، چنانچہ وہ اپنے عدل سے جسے چاہے، گمراہ کرتا ہے اور اپنے فضل سے جسے چاہے، ہدایت دیتا ہے۔ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرنا آپ کے بس میں نہیں، کیونکہ انھیں ایمان کی توفیق دینا اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

(100) کسی نفس کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر اپنی مرضی سے ایمان لے آئے۔ ایمان صرف اللہ تعالیٰ کے منشا سے پیدا ہوتا ہے، لہٰذا آپ ان پر افسوس کرتے ہوئے خود کو ختم نہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ عذاب اور رسوائی ان لوگوں پر نازل کرتا ہے جو اس کے دلائل، احکام اور منع کیے ہوئے کاموں کو سمجھ نہیں پاتے۔

(101) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو آپ سے معجزات طلب کرتے ہیں: غور کرو کہ آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت پر دلالت کرتی ہیں۔ جن لوگوں میں ایمان لانے کی استعداد نہیں ہوتی، ان کے کفر پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے انھیں معجزات اور دلائل کا نازل ہونا اور رسولوں کا آنا بھی کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

(102) تو کیا یہ جھٹلانے والے بس اس طرح کے عذاب کا انتظار کرتے ہیں جس طرح کے عذاب ہم نے سابقہ جھٹلانے والی قوموں پر نازل کیے؟! اے رسول (ﷺ)! ان سے کہو: اللہ کے عذاب کا انتظار کرو اور میں بھی تمھارے ساتھ اپنے رب کے وعدے کا انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

(103) پھر ہم نہ ماننے والے لوگوں پر عذاب نازل کرتے ہیں۔ اپنے رسولوں کو عذاب سے بچا لیتے اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بھی نجات دیتے ہیں اور وہ اس عذاب سے محفوظ رہتے ہیں جو ان کی قوم پر آتا ہے۔ جس طرح ہم نے ان رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی، اسی طرح رسول اللہ (ﷺ) اور آپ پر ایمان لانے والوں کو یقینی طور پر نجات دینا ہم پر لازم ہے۔

(104) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے لوگو! اگر تمھیں میرے اس دین کے بارے میں شک ہو جس کی طرف میں تمھیں بلاتا ہوں اور وہ دین توحید ہے تو مجھے تمھارے دین کے باطل ہونے کا یقین ہے، لہٰذا میں اس کی پیروی نہیں کروں گا۔ میں ان کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو بلکہ میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمھیں موت دیتا ہے اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے ان مومن بندوں میں سے ہو جاؤں جو دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والے ہیں۔

(105) اور اسی طرح اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں دینِ حق پر قائم رہوں اور تمام دینوں کو چھوڑ کر اسی کی طرف مائل اور اس پر کاربند ہو جاؤں اور مجھے منع کیا ہے کہ میں مشرکوں میں سے ہوں۔

(106) اے رسول (ﷺ)! آپ اللہ کے سوا مورتیوں اور بتوں وغیرہ کو نہ پکاریں جو نہ نفع کے مالک ہیں کہ آپ کو نفع دے سکیں اور نہ نقصان ان کے اختیار میں ہے کہ آپ کا کچھ بگاڑ سکیں، پھر اگر آپ نے ان کی عبادت کی تو آپ اللہ کے حق میں اور اپنے حق میں زیادتی کرنے والے ظالموں میں سے ہوں گے۔

فوائد: ❀ ایمان ہی کسی انسان کی بلندیٔ درجات اور دنیا کی زندگی میں فائدہ اٹھانے کا سبب ہے۔

❀ کسی انسان کے بس میں نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو ایمان لانے پر آمادہ کر سکے کیونکہ یہ معاملہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی مشیت کی طرف لوٹتا ہے۔

❀ جو کفر پر بضد ہو اور اڑ جائے، اسے آیات اور ڈراوے فائدہ نہیں دیتے۔

❀ دینِ حق پر استقامت فرض ہے اور شرک اور باطل ادیان سے ہر طرح دور رہنا ضروری ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ
بِخَيْرٍ فَلَا رَاۗدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى
اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ 11 ع 6 16

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الۗرٰ ۣ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿۱﴾ اَلَّا
تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿۲﴾ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ
يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴﴾
اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ
ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

107 اے رسول (ﷺ)! اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کسی مصیبت و آزمائش میں گرفتار کرے اور آپ اسے دور کرنے کی درخواست کریں تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کوئی اسے دور نہیں کر سکتا اور اگر وہ آپ کو آسودگی عطا کرنا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے فضل کرے۔ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں اور اس کے بندوں میں سے جو توبہ کریں، وہ انھیں بہت زیادہ بخشنے والا اور ان پر بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

108 اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے لوگو! تمھارے رب کی طرف سے نازل کیا ہوا قرآن تمھارے پاس آ گیا ہے، لہٰذا جس نے اس سے ہدایت پکڑی اور اس پر ایمان لایا تو اس کا فائدہ اسے ہی ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اطاعت سے بے نیاز ہے اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی اکیلے پر پڑے گا۔ اللہ کو اس کے بندوں کی نافرمانی کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔ میں تمھارا محافظ نہیں کہ تمھارے اعمال کی نگرانی کروں اور ان پر تمھارا محاسبہ کروں۔

109 اے رسول (ﷺ)! اس وحی کی پیروی کریں جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہے اور اس پر عمل کریں۔ اور اپنی قوم کے مخالفین کی ایذا رسانیوں پر صبر کریں اور جن امور کی دعوت و تبلیغ کا حکم آپ کو دیا گیا ہے ان کی تبلیغ پر پامردی سے قائم رہیں اور اس وقت تک اس کام پر لگے رہیں جب تک اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کے خلاف آپ کی مدد کر کے یا اگر وہ کفر پر مر جائیں تو انھیں آخرت میں عذاب دے کر ان کے بارے میں اپنا فیصلہ صادر نہ کر دے۔

سورۂ ہود مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی ﷺ اور مومنوں کو سابقہ انبیاء علیہم السلام کے واقعات کے ذریعے سے ثابت قدم رکھنا اور جھٹلانے والوں کے لیے سخت ترین وعیدوں کا بیان۔

تفسیر: 1 ﴿الۗرٰ﴾ حروف مقطعات کے بارے میں تفصیل سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ قرآن مجید وہ عظیم کتاب ہے جس کی آیات نظم و معانی میں نہایت محکم اور مضبوط ہیں۔ آپ کو ان میں کسی قسم کا خلل اور نقص نظر نہیں آئے گا، پھر حلال و حرام، امر و نہی، وعد و وعید اور قصوں کا ذکر کر کے اسے اچھی طرح کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ اس اللہ کی طرف سے ہے جو اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے احوال اور ان کی مصلحت سے پوری طرح باخبر ہے۔

2 محمد ﷺ پر نازل ہونے والی ان آیات کا مضمون یہ ہے کہ بندوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت سے روکا جائے۔ اے لوگو! اگر تم نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اس کی نافرمانی کی تو میں تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں اور اگر تم ایمان لاؤ اور اس کی شریعت پر عمل کرو تو تمھیں اس کے ثواب کی خوشخبری دینے والا ہوں۔ 3 اے لوگو! اپنے رب سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو اور اس کی جناب میں تم نے جو کوتاہیاں کی ہیں، ان پر نادم ہو کر اسی کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمھیں دنیا کی زندگی میں تمھاری مقررہ مہلت ختم ہونے تک بہترین فائدہ دے گا اور اطاعت و عمل میں فضیلت حاصل کرنے والے ہر شخص کو اس کی فضیلت کا بغیر کسی کمی کے پورا پورا بدلہ دے گا۔ اگر تم نے اس پر ایمان لانے سے منہ موڑا جو میں اپنے رب کی طرف سے لایا ہوں تو مجھے تم پر قیامت کے ہولناک دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ 4 اے لوگو! قیامت کے دن تمھیں اکیلے اللہ کے حضور ہی پیش ہونا ہے۔ وہ پاک ذات ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی، چنانچہ تمھیں مارنے اور اٹھانے کے بعد زندہ کرنا اور حساب لینا بھی اس کے لیے مشکل نہیں۔ 5 خبردار! بلاشبہ یہ مشرک اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تاکہ ان کے سینوں میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں جاہل ہونے کے باعث جو شکوک و شبہات ہیں، انھیں اللہ سے چھپا سکیں۔ خبردار! جب وہ اپنے سروں کو اپنے کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ سینے چھپاتے ہیں۔

فوائد: ❀ بلاشبہ خیر و شر اور نفع و نقصان صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس کے سوا کسی کے پاس نہیں۔ ❀ کتاب و سنت کی پیروی کرنا، مصائب پر صبر کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسانی کا انتظار کرنا واجب ہے۔ ❀ قرآن مجید کی آیات محکم ہیں جن میں کوئی خلل اور باطل نہیں پایا جاتا اور یقیناً ان میں احکام کی مکمل تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ❀ مقصود حاصل کرنے اور خطرات سے نجات پانے کے لیے واجب ہے کہ توبہ کرنے اور گناہوں پر پچھتانے کی طرف جلدی کی جائے۔